

ملعونوں کی اذان کے بارے
میں نیزے چھبونے والے دلائل



الاولیۃ الطاعینہ فی اذان المناعینہ

۵۱۳۰۶

مصنف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

الإدلة الطاعنه في إذان الملا عنہ

(ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چھونے والے دلائل)

www.aramghar.com

۱۸۳۰ء اذ انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کلمہ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے، پس
اہلسنت کو اس کلمہ کا سنا بجز نہ سنے تبرا کے ہے یا نہیں اور اس کے افساد میں کوشش کرنا باعث اجر
ہوگی یا نہیں؟ بیٹنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

الجواب

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على سيد المرسلين محمد وخلفائه
الاربعه الراشدين وآله وصحبه و
اهل سنته اجمعين -
تمام حدیث اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہیں
اور صلوة و سلام رسولوں کے آقا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء اربعہ راشدین
اور آپ کی صحابہ اور تمام اہلسنت پر۔ (ت)

الحق یہ کلمہ مغموضہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرا ہے اور اس کا سُنا سستی کے لئے بمنزلہ تبرا
 سننے کے نہیں بلکہ حقیقت تبرا سُنا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین، تبرا کے معنی اظہارِ برارت و بیزاری
 جس پر یہ کلمہ خبیثہ نہ کنایہ بلکہ صراحتہ دال ہے کہ اس میں بالصریح خلافتِ راشدہ حضراتِ خلفائے ثلاثہ
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پر نور سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسند نشین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تختِ
 خلافت پر جلوس فرمانا فرمان و احکام جاری کرنا نظم و نسق ممالک اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و بزم
 کی باگیں اپنے دستِ حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہارِ من شمس ہے جس سے دنیا میں موافق
 مخالفت یہاں تک کہ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان مجاہدِ خدا و نوابانِ مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا بننے یہی ہے ان کے زعمِ باطل میں استحقاقِ خلافتِ حضرت
 مولیٰ علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی میں منحصر تھا جب حکمِ الہی خلافتِ راشدہ اول ان تین سردارانِ مومنین کو پہنچی
 روافض نے انھیں معاذ اللہ مولیٰ علیٰ کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور لقیہ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب
 کو عیاذ باللہ سخت نامرد و ذلیل و تارکِ حق و مطیعِ باطل بتایا۔

www.alahazratnetwork.org

دوستی بے خرداں دشمنی ست

(بے عقل لوگوں کی دوستی اصل میں دشمنی ہے۔ ت)

کعبت کلمۃ تخرج من افواہہم ان
 یقولون الا کذباً

تو لاجرم لفظ بلا فصل میں جو نفی ہے اس سے نفیِ یاقوت و استحقاقِ مراد۔ تو اس محلِ لفظ میں
 غضب و ظلم و انکارِ حق و اصرارِ باطل و مخالفتِ دین و اختیارِ دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو
 قومِ روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بگتی ہے سب دفعہ موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی
 برارت و بیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرا اور کس چیز کا نام ہے، میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی
 آفتابِ روشن کو چراغِ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں
 اگر کوئی شخص کے (قومِ شیعہ میں بعد عبد الرزاق بن ہمام کے جس نے ۱۱۱ھ میں انتقال کیا بلا فصل
 بہاؤ الدین اُمی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نامِ اسلام سے محفوظ ہے) تو کیا اس نے ان دونوں کے بیچ میں

ف، روافض کے طور پر حضرت مولیٰ علیٰ معاذ اللہ بذول تارکِ حق، مطیعِ باطل ٹھہرے۔
 لے القرآن الکریم ۱۸/۵

جتنے شیعے گزرے مثل طوسی و علی و کلینی و ابن بابویہ وغیر ہم سب کو کافر ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہل حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکم کفر و لعنت جائز نہیں۔ انصاف کچھ کیا اگر یہ بات علانیہ برسر بازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہو گا یا وہ اسے صریح اپنی توہین و تذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گزرے کسی کی مدح و عقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں نہ معاذ اللہ قرآن و حدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ان لوگوں کی نیکی و خوبی پر دال، پھر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کی ثنا و مدحت و ادب و عقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات و احادیث حضرت رسالت و اقوال ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ و علیہم سے ان کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال ان کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جانا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہو گا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا، غرض یہ تو وہ روشن و بدیہی بات ہے جس کے ایضاً کو جو کچھ کہتے اس سے واضح تر نہ ہو گا مجھے تو فیقی اللہ عز و جل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سنیوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں ان کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔

(۱) ان کی حدیث و فقہ کی رو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں۔

(۲) ان کے نزدیک بھی اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز و گناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے۔

(۳) ان کے پیشوا خود کہہ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجب ایک ملعون قوم ہے جنہیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں۔

میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دوں گا اور ان کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا وباللہ التوفیق ولہ الحمد علی امراءۃ سوا الطریق (اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اسی کے لئے محمد ہے سیدھا راستہ دکھانے پر۔ ت)

۱۔ حضرات خلفائے ثلاثہ کی ثنا و مدحت، ادب و عقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے۔
 ۲۔ روافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی موجب ایک ملعون قوم ہے۔

سندھرا اول : شرائع الاسلام شیخ علی مطبوعہ کلکتہ، مطبع گلہ سستہ نشا ط ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۳۴ پر ہے :

اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں، تکبیر چار بار اور گراہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوٰۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار۔

الاذان علی الاشہر ثمانیہ عشر فصلا
التکبیر اربع والشہادۃ بالتوحید ثم بالرسالۃ
ثم یقول حی علی الصلوٰۃ ثم علی الفلاح
ثم حی علی خیر العمل والتکبیر بعدہ
ثم التہلیل کل فصل مرتان یلہ

خفیہ حی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھا ہے :

اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ شیخ نے ابو بکر حضرمی وکلبی اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے اذان میں بیان فرمائی اللہ اکبر ۳، اشہدان لا الہ الا اللہ ۲، اشہدان محمد رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الہ الا اللہ ۲۔ اور فرمایا اسی طرح تکبیر کے۔ اور اسمعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ اذان و تکبیر کا مجموعہ پینتیس کلمے ہے، پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گئے، اذان اٹھا

هذا مذہب الاصحاب لا اعلیٰ فیہ مخالفنا
والمستندیہ مارواہ ابن بابویہ والشیخ
عن ابی بکر الحضرمی وکلبی الاسدی عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام انه حکى لهما
الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر، اشہدان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ، اشہدان محمدا
رسول اللہ اشہدان محمدا رسول
اللہ، حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ،
حی علی الفلاح حی علی الفلاح، حی علی
خیر العمل حی علی خیر العمل، اللہ اکبر
اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ،
والاقامۃ كذلك وعن اسمعیل الجعفی
قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول
الاذان والاقامۃ خمسۃ وثلثون حرفا

فعد ذلك بيده واحدا واحدا الاذات
ثمانية عشر حرفا والاقامة سبعة عشر
حرفا، و اشار المصنف بقوله على الا شهر
الى مارواه الشيخ بسنده الى الحسين
بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله
بن سنان قال سألت ابا عبد الله عليه
السلام عن الاذان فقال تقول الله اكبر
الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله
اشهد ان محمدا رسول الله، حي على الصلوة
حي على الصلوة، حي على الفلاح حي على
الفلاح، حي على خير العمل حي على
خير العمل، الله اكبر الله اكبر، لا اله
الا الله، وروى زرارة والفضل عن ابي عبد الله
عليه السلام نحو ذلك وحكى الشيخ
عن بعض الاصحاب ترميع التكبير في
آخر الاذان وهو شاذ مردود بما تلونا من
الاخبار اتم ملخصا.

کلمے اور تکبیر سترہ، اور وہ جو مصنف (یعنی علی
نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر
اذان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ اس سے اس حدیث
کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسند خود
حسین بن سعید اس نے نصر بن سويد اس نے
عبد اللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اذان کو پوچھا فرمایا
یوں کہ **اللہ اکبر ۲**، اشہدان لا الہ
الا اللہ ۲، اشہدان محمدا رسول اللہ ۲،
حي على الصلوة ۲، حي على الفلاح ۲،
حي خيرا العمل ۲، اللہ اکبر ۲،
لا الہ الا اللہ ۲ (یعنی اس حدیث میں
شروع اذان صرف دو تکبیر سے ہے، تو اذان
کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارة وفضل
نے امام ممدوح سے یونہی روایت کی اور شیخ
نے بعض امامیہ سے آخر اذان میں چار تکبیریں نقل
کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب ان حدیثوں
کے جو ہم نے ذکر کیں اتم ملخصا۔

شہید شیعہ ابو عبد اللہ بن مکی لمعدہ مستقیمہ میں لکھتا ہے :

اول اذان میں چار بار اللہ اکبر کے پھر دونوں
شہادتیں پھر تینوں حی علی پھر اللہ اکبر
پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ چار، یہ اٹھارہ کلمے
ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوئے

یکبار اربعاً فی اول الاذان ثم التشهدان
ثم جعلات التثلیث ثم التكبير ثم
التہلیل مثنی فہذا ثمانیۃ عشر
فصلا، فہذا جملة الفصول

المنقولة شرعا ولا يجوز اعتقاد شرعية
غير هذه النقص في الاذان والاقامة
كالشهاد بالولاية لعلی ^{عليه} صلوات الله عليه.

ان کے سوا اذان اور اقامت میں اور کسی کو
مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشہد ان علیا
ولی اللہ احد ملخصاً۔

سند امر دوم : اسی مدارک میں ہے :
الاذان سنة متلقاة من الشارع كما في العبادات
فيكون الزيادة فيه تشريعا محرما كما يحرم
زيادة ان محمدا و اله خير البرية
فان ذلك وان كان من احكام الايات
الا انه ليس من فصول الاذان
ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں۔

اذان ایک سنت ہے جسے شارع (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں
کے، تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے
نئی شریعت ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے جیسے
ان محمدا و اله خير البرية کا بڑھانا حرام
ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں۔

اسی میں ہے :

الاذان عبادة متلقاة من صاحب الشرع
فيقتصر في کیفیتها على المنقول والشرایع
المنقولة عن اهل البيت عليهم السلام
خالية عن هذا اللفظ فيكون الاتيان به
تشريعا محرما

اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں
اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ
الصلوة والسلام سے منقول ہے اور حضرات
اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول
ہوتیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام ہے۔

سند امر سوم : شیخ صدوق شیخ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین و ارکان
مذہب سے ہے ، کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامة للمؤذنین میں لکھتا ہے :
روى ابو بكر الحضرمي وكليب الاسدي عن ابى عبد الله
عليه السلام انه حكى لهما الاذان فقال
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر ،
ابو بكر حضرمي وكليب اسدي حضرت ابو عبد اللہ
علیہ السلام سے راوی کہ اُس جناب نے اُن کے
سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر ۴

لله المنة المشقية ۲ و ۳ مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

ول : بعض ائمہ و افاض کی تصریح کہ اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا جائز ہے اور اذان میں
اس کی مشروعیت کا اعتقاد باطل ہے۔

ول : بعض پیشوایان کی تصریح کہ ۸ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گھڑنا ہے اور یہ حرام ہے۔

اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ ۲، اشھدان
 محمد رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲،
 حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲،
 اللہ اکبر ۲، لا الہ الا اللہ ۲۔ مصنف اس
 کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں
 کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے
 اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ
 جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں
 محمد و آل محمد خیر البریۃ دو بار
 بڑھایا اور انھیں کی بعض روایات میں اشھد
 ان محمد رسول اللہ کے بعد اشھدان علیا
 و آلہ و اولیہ و اولیہ اور ان کے بعض نے اس کے بدلے
 اشھدان علیا امیر المؤمنین حقا دو بار روایت
 کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور
 بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی
 آل علیہم السلام تمام جہاں سے بہتر ہیں مگر یہ
 کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے اس لئے ذکر
 کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان
 لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متم ہیں اور براہ
 فریب اپنے آپ کو ہمارے گردہ (یعنی فرقہ امامیہ)
 میں داخل کرتے ہیں۔

اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ
 الا اللہ، اشھدان محمد رسول اللہ
 اشھدان محمد رسول اللہ، حی
 علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح
 حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی
 خیر العمل، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ
 وقال مصنف هذا الكتاب هذا هو الاذان
 الصحيح لا يزد فيه ولا ينقص منه و
 المفوضه لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و
 زادوا في الاذان محمد و آل محمد خیر
 البریۃ مرتین، وفي بعض روایاتہم بعد
 اشھدان محمد رسول اللہ اشھدان
 علیا ولی اللہ مرتین، ومنہم من روی بدل
 ذلك و اشھدان علیا امیر المؤمنین
 حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ و
 انه امیر المؤمنین حقا وان محمد و آلہ
 صلوات اللہ علیہم خیر البریۃ و لکن
 لیس ذلك فی اصل الاذان و انما ذکر
 ذلك ليعرف بهذه الزیادۃ المتہوت
 بالتفویض المدلسون انفسہم فی جملتنا لہ

دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شروع میں
 وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا لعنہم اللہ تعالیٰ

ان پر اللہ لعنت کرے۔

تنبیہ لطیف : جس طرح بھلا اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایانِ شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہی مناسب کہ اس کلمہ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہی کے معتدین سے ثابت کر دیا جائے حد کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا اُس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سبب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت۔ ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے :

دو شخصوں کا آپس میں تغاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مغاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص

المفاخرة لا تنفك عن السباب اذا المفاخرة انما تتم بذكر فضائل له وسلبها عن خصمه او سلب مزايا له واثباتها لخصمه وهذا معنى السباب۔

کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو اُن سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبری اور اپنے مقابل کے لئے انہیں ثابت کرے، اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں۔

اس کو روضہ بہیہ شرح لعمہ دمشقیہ کے بعض محشی نے اس کے حاشیہ پر کتاب الحج میں سباب کی تفسیر میں صفحہ ۱۶۱ پر نقل کیا ہے۔ (ت)

نقله بعض محشى الروضة البهية شرح اللمعة الدمشقية على هامشها من كتاب الحج في تفسير السباب صفحہ ۱۶۱۔

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں، ضرور کہئے گا کہ اعلیٰ فضائل سے ہے، اب کہئے خلیفہ رسول اللہؐ کہہ کر آپ نے اُسے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لئے ثابت اور "بلا فصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے سلب کیا یا نہیں، اقرار کے سرا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام، تو کیا عمل انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذ اللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایانِ دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرائے بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

ہاں اب داد انصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمہ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے اب یقیناً ثابت کہ کلمہ مذکورہ خود ان کے مذہب میں بھی نہیں، نہ صاحب شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت نہ حضرات ائمہ اطہار سے اس کی اجازت، نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترتیب و کیفیت، بلکہ خود انھیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشہد ان علیاً ولی اللہ، اور یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو با اتفاق اہلسنت و شیعہ کافر ہیں، تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کر سکتے بلکہ یقیناً سو اس کے کہ اہلسنت کو آزاد دینا اور ان کا دل دکھانا اور ان کی توہین مذہبی کرنا مد نظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں۔ سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کر سکتا جس میں دوسرے فریق کی توہین مذہبی یا اس کے پیشوایان دین کی اہانت ہو، نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں اور ہمارے پیشوایان دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انھیں دے کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دکھائیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہو گئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعہ صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کر لی جس کے باعث ارتکاب جرم میں دہشت نہ رہی، فالی اللہ المشتکی وعلیہ البلاغ وهو المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین، و الحمد للہ رب العالمین۔

رسالہ

ادلة الطاعة في اذان الملاعنة

ختم ہوا